وصیت نامہ

وصیت کے لیے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ ایک خاص ضخیم کاپی تیار کر لیں، اس کے سرورق پر "وصیت نامہ" اور "ضروری یاداشتیں" لکھ دیا جائے، اور اندر مندرجہ ذیل عنوانات میں سے ہر عنوان کے لیے کئی کئی ورق خاص کر لیے جائیں:

(۱) نمازیں جو احقر کے ذمہ باقی ہیں۔ (۲) زکوۃ جو احقر کے ذمہ باقی ہے۔

(۳) رمضان اور منّت کے روزے جو احقر کے ذمہ باقی ہیں۔

(۴) حج فرض۔ (۵) صدقۃ الفطر جو احقر کے ذمہ اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کے باقی ہیں۔

(۶) قربانیاں جن برسوں کی احقر کے ذمہ باقی ہیں اُن کی قیمت کا صدقہ کرنا ہے (کیونکہ قربانی کے ایام گزر جانے کے بعد قربانی نہیں ہو سکتی، اس کی قیمت کا صدقہ ہی واجب ہے)۔

(۷) سجدۂ تلاوت جو احقر کے ذمہ باقی ہیں۔ (۸) قسم کے کفارے جو احقر کے ذمہ باقی ہیں۔

(۹) دُوسروں کا قرض جو احقر کے ذمہ باقی ہے۔ (۱۰) احقر کا قرض جو دُوسروں کے ذمہ ہے۔

(۱۱) احقر کی امانتیں جو دُوسروں کے پاس ہیں۔ (۱۲) دُوسروں کی امانتیں جو احقر کے پاس ہیں۔

(۱۳) وصیت نامہ

اس طرح عنوانات قائم کرنے کے بعد ہر عنوان کے تحت جو صورتِ حال ہو وہ تحریر کرتے رہیں، اگر اُس عنوان کے متعلق کوئی چیز آپ کے ذمہ نہیں تو یہی لکھ دیں، اگر ذمہ ہیں تو اس کی تفصیل لکھ دیں، پھر اُس میں سے جتنی جتنی ادائیگی زندگی میں ہوتی جائے اس کو منہا کرتے رہیں، کوئی چیز مزید واجب ہو جائے تو اس کا اضافہ کر دیں۔

بہر حال ہر عنوان کے تحت مکمل حساب لکھا رہنا چاہیے اور آخری عنوان "وصیت نامہ" کے اندر بھی تحریر کر دیں کہ پچھلے اوراق میں جو حقوق اور حسابات درج ہیں ان کے مطابق ادائیگی کی جائے، اس کے علاوہ وصیت نامہ میں حسبِ حال اندراج کرتے رہیں، اور حسبِ ضرورت ترمیم و اضافہ کرتے رہیں، اپنے کسی قابلِ اعتماد کو بتا دیا جائے کہ یہ کاپی فلاں جگہ رکھی ہے، تاکہ کسی وقت بھی پیغامِ اجل آ جائے تو اللہ اور بندوں کے حقوق ادا ہو سکیں اور اپنے اُوپر دُنیا و آخرت کا بار نہ رہے۔

﴿ماخوذ از احکامِ میت﴾

وصیت کر جانے کی تاکید اور متعلقہ ہدایات

اگر کسی کے ذمہ نمازوں یا روزوں کا فدیہ یا زکوۃ یا حج رہ گیا ہو یا قسم وغیرہ کا کفارہ یا صدقۃ الفطر یا نذر (منّت) یا کوئی اور مالی عبادت جو فرض یا واجب تھی ادا ہونے سے رہ گئی ہو اور اتنا مال بھی ہو تو ان چیزوں کی ادائیگی کے لیے مرنے سے پہلے وصیت کر جانا واجب ہے، نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ ﴿بہشتی زیور و در مختار ج:۵، ص ۵۶۸﴾

مسئلہ: جس شخص کے ذمہ لوگوں کے قرض ہوں یا اس کے پاس امانتیں ہوں جن کو کوئی ایسی رسید یا سند نہیں جسے پیش کر کے قرض خواہ اور امانت کے مالک اپنا سارا مال وصول کر سکیں یا اسی قسم کے اور معاملات ہوں جن میں وصیت نہ ہونے کی صورت میں لوگوں کی حق تلفی کا اندیشہ ہے تو اس پر لازم و واجب ہے کہ اُن لوگوں کے حقوق کو تحریری یا زبانی طور پر واضح کر جائے ورنہ سخت گنہگار ہوگا۔ ﴿بہشتی زیور و مفید الوارثین و شامی﴾

زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، کسی کو نہیں معلوم کب موت کا پیغام آجائے اور اس وقت وصیت کرنے کا موقع بھی ملے گا یا نہیں؟ اس لیے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ موت کے لیے ہر وقت تیار رہے اور حالتِ صحت ہی میں اس قسم کے اُمور کی وصیت کر رکھے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> جس مسلمان کے پاس ایسی کوئی چیز ہے جس کے متعلق اُسے وصیت کرنی ہے، اُسے دو راتیں بھی اس حالت میں گزارنے کا حق نہیں کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔ (صحیح مسلم ج:۲، ص:۳۹)

مسئلہ: یہ وصیت کر دینا بھی مستحب ہے کہ میرا کفن دفن سنت کے مطابق کیا جائے اور میرے مرنے پر نوحہ، ماتم اور چیخنا چلّانا ہرگز نہ کیا جائے اور خلافِ شریعت رسموں اور بدعتوں سے اجتناب کیا جائے، لیکن جس شخص کے رشتے داروں میں ان ناجائز کاموں کا رواج ہو اور گمان غالب ہو کہ یہ حرکتیں کی جائیں گی تو اس کے لیے ان اُمور کی ممانعت کر دینا لازم اور ضروری ہے۔ ﴿مفید الوارثین ص:۵۸﴾

مسئلہ: اپنی تجہیز و تکفین وغیرہ کے لیے ایسے اُمور کی وصیت کر دینا جائز ہے جو شرعاً ممنوع و مکروہ نہ ہوں، مثلاً یہ فلاں جگہ دفن کرنا، فلاں شخص نماز پڑھائے، وارثوں پر ان اُمور کی پابندی لازم تو نہیں لیکن اگر کوئی بات خلافِ شریعت نہ ہو تو ایسی وصیت کو پورا کر دینا بہتر ہے۔ ﴿مفید الوارثین ص:۵۹﴾